امام خمینی کا سیاسی نظریہ اور اسلامی وحدت

گروہ مؤلفین: محمد حسین جمشیدی، ابراہیم ایران نژاد
مترجم: ڈاکٹر خان محمد صادق جونپوری

وحدت، اسلامی دنیا کا بہت ہی اہم موضوع ہے جس کے بارے میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ گذشتہ صدی میں سید جمال الدین اسد آبادی اور محمد عبدہ جیسے دانشوروں اور مصلحین نے اسلامی وحدت کی تحریک کا آغاز کیا اور عصر حاضر تک اس مقصد کے حصول کے لئے بہت اچھی کوششیں انجام دی گئیں ہیں۔

امام خمینی نے ایک فقیہ، نظریہ ساز اور اسلامی انقلاب ایران کے قائد کی حیثیت سے وحدت کے موضوع پر خاص توجہ کی اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اسلامی وحدت کے حصول کے لئے عملی اقدامات بھی انجام دئے۔ مثال کے طور پر آپ نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں وحدت کے موضوع پر روشنی ڈالی اور اس کے علاوہ تقیہ مداراتی کو پیش کیا اور اس سلسلہ کچھ فتوے بھی صادر کئے اور تقیہ پر ایک رسالہ بھی تحریر کیا۔ نماز جمعہ کو فروغ دینا، مراسم حج میں مشرکین سے برائت اور عالمی یوم قدس وغیرہ وحدت اسلامی کے حصول کے سلسلہ میں آپ کے دیگر اقدامات ہیں۔

ہم کو سب سے پہلے وحدت کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھنا ہوگا اور اس کے بغیر نہ تو اس کے حصول کے لئے عملی اقدامات انجام دئے جاسکتے ہیں اور نہ ہی اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ ہم اس مقالہ میں وحدت اسلامی کی خصوصیات کا امام خمینی کے نقطہ نظر سے مطالعہ کریں گے۔

وحدت ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی طرف مسلمانوں نے ہمیشہ توجہ کی۔ امام خمینی آیہ شریفہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیعاً وَّ لَاتَفَرَّقُوا (آل عمران، ۱۰۳) سے استفادہ کرتے ہوئے کسی موضوع پر ایک ساتھ ہونے کو وحدت و اتحاد کہتے ہیں البتہ امام خمینی کی نظر میں یہ موضوع توحید کا عقیدہ ہے۔ اگر ہم نے اس وحدت کلمہ اور اسلام کو بچائے رکھا تو کامیابی ہماری ہے۔ (امام خمینی، ۱۳۶۱، ۲۵۰) یعنی یہ کہا جاسکتا ہے کہ عقیدہ وحدت کی اساس اور بنیاد ہے۔

وحدت کے عناصر

دانشوروں نے وحدت کے مختلف عناصر بیان کئے ہیں۔ مشترکہ تاریخی میراث، مشترکہ تہذیبی میراث، مشترکہ مقصد اور مشترکہ دین۔(تاجیک، ۱۳۷۹، ۵۶) بعض لوگوں نے تہذیب، جغرافیائی حدود، پرچم، اور زبان کو وحدت کے عناصر شمار کیا ہے ۔(زیباکلام، ۱۳۷۹، ۲۳) کلی طور پر وحدت کے مختلف عناصر کو مندرجہ ذیل عناوین میں بیان کیا جاسکتا ہے:

۱. جغرافیائی حدود: مشترکہ جغرافیائی حدود کسی علاقے میں رہنے والے لوگوں کو متحد کرنے کا ایک اہم عنصر ہے۔اپنے علاقے کی حفاظت کے لئے لوگ ایک دوسرے سے متحد ہوجاتے ہیں۔(قاسمی، ابراہیم آبادی، ۱۳۹۰، شش ۵۹، ۱۱۱)

۲. حکومت اور سیاسی نظام: سیاسی نظام اور حکومت کا لوگوں کو متحد کرنے میں بڑا کردار ہوتا ہے (ایضا، ۱۱۱)

۳. دین ومذہب: دین ومذہب سب سے مضبوط تہذیبی عنصر کی حیثیت سے وحدت و ہمبستگی کی ایک اہم وجہ ہے۔کسی مشترکہ جغرافیائی حدود میں مشترکہ دین، معاشرہ کو متحد کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔(ایضا، ۱۱۱)

۴. مشترکہ زبان: دانشوروں نے زبان کو وحدت کے اہم عناصر میں شمار کیا ہے۔کسی بھی علاقے میں ایک مشترکہ سرکاری زبان، لوگوں کو متحد رکھنے میں بہت اہم ہوتی ہے۔

۵. تہذیب: تہذیب اور اس کے مختلف عناصر جیسے کہ نوع نگاہ، ہنر، کردار، رسم ورواج، مشترکہ آداب ورسوم وغیرہ ہمیشہ سے اتحاد کے اہم عناصر مانے گئے ہیں۔

۶. مشترکہ تاریخ: مشترکہ تاریخ کسی بھی معاشرہ کو متحد و منسجم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔(قاسمی، ابراہیم آبادی، ۱۱۱)

امام خمینی بیش تر اتحاد کے معنوی عناصر پر تاکید کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ جغرافیا، زبان اور تاریخ جیسے عناصر کی اہمیت کو نظر انداز کرتے ہیں بلکہ آپ ان سارے عناصر کی اہمیت کے قائل ہیں لیکن وحدت کے معنوی عناصر پر زیادہ زور دیتے ہیں جس سے زیادہ مضبوط وحدت کے جلوے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

اسلامی وحدت کی خصوصیات، امام خمینی کی نظر میں

وحدت کی خصوصیات سے وہ عناصر مراد ہیں جن کی وجہ سے وحدت و ہمبستگی کا آغاز ہوتا ہے اور وہ پروان چڑھتے ہیں اور اپنے عروج پر پہنچتے ہیں۔ یہاں پر ہم وحدت اسلامی کے بعض عناصر پر سرسری نظر ڈالتے ہیں:

۱. حبل اللہ پر یقین: اللہ تعالی واحد و احد اور وحدت کا مظہر ہے۔امام خمینی کی نظر میں اتحاد، توحید اور حبل اللہ سے اعتصام کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔ہر طرح کی وحدت اور اجتماع مطلوب نہیں ہے بلکہ وہی اتحاد و اجتماع قابل تحسین ہے جو حبل اللہ سے اعتصام کی بنیاد پر ہو۔قرآن کریم واضح طور پر اختلاف و تفرقہ سے منع کرتا ہے اور اتحاد کی دعوت دیتا ہے۔(آل عمران، ۱۰۳)امام خمینی اس بارے فرماتے ہیں:

" اللہ تعالی نے واعتصموا بحبل اللہ کا حکم دیا ہے لیکن ہر اجتماع مطلوب نہیں ہے بلکہ حبل اللہ کے محور پر اجتماع ہونا چاہئے ۔اسی بنیاد پر لوگوں کو وحدت کی طرف دعوت دی جائے۔(امام خمینی، ۱۳۷۸، ج۸، ص ۳۳۴)

یہاں پر ہم امام خمینی کے بیان سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں:

۱. ایک دوسرے کے ساتھ رہنے سے وحدت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی کچھ لوگ ایک مشترکہ مقصد کے تحت ایک دوسرے کے ساتھ ہو جائیں اور ایک جماعت کی تشکیل کریں۔یہ ایک طبعی امر ہے اور ہر مکتبہ فکر یہاں تک کہ غیر دینی مکاتب فکر بھی اس بات کے قائل ہیں۔

۲. وحدت کی بنیاد: اللہ تعالی کی وحدانیت پر یقین وحدت کی بنیاد ہے اور شیخ شلتوت کی تعبیر کے مطابق معبود کی وحدانیت کا تقاضا یہ ہے کہ مختلف شاخیں ایک دوسرے سے مل جائیں اور ایک دوسرے کے سلسلہ میں انسانی حقوق کی رعایت کریں۔ ہمارا معبود اپنے بندوں کی پراکندگی سے ناراض ہے۔(شلتوت، ۱۳۵۹، ۷۵)

۳. وحدت کی ماہیت : امام خمینی کی نظر میں حبل اللہ سے اعتصام یعنی ریسمان الٰہی سے متمسک رہنا وحدت کا اصل محور ہے ۔ یعنی وحدت کا توحید سے براہ راست تعلق ہے کیونکہ صرف راہ حق فطری طور پر انسانوں کو متحد کر سکتی ہے۔ یعنی کسی بھی مشترکہ محور کی بنیاد پر متحد ہونا کافی نہیں ہے اور وہ ایک وقتی اور غیر حقیقی وحدت ہوگی بلکہ ہم کو اللہ کی وحدانیت کے محور پر متحد ہونا ہوگا۔

دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی کی ربوبیت اور الوہیت کے سامنے عبودیت اور بندگی در حقیقت وحدت کی بنیاد ہے ۔

۲. مصلحت: اسلامی وحدت کی دوسری اہم بنیاد اسلامی امت کی مصلحت عامہ ہے۔ اگر اسلامی معاشرہ کی مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم جزئی اختلافات کو نظر انداز کر دیں تو ہم کو ضرور ایسا کرنا چاہئے۔ ائمہ معصومین (ع) نہ بہ کرات اس موضوع کو پیش کیا ہے۔امام صادق (ع) ارشاد فرماتے ہیں: ہر اس عمل سے پرہیز کرو جو ہمارے لئے شرمندگی کا باعث ہے۔ ہمارے لئے باعث فخر بنو باعث شرمندگی نہ بنو۔ ان کی (اہل سنت) کی نماز جماعت میں شرکت کرو۔ ان کے بیماروں کی عیادت کرو۔ ان کے تشیع جنازے میں شرکت کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ نیک کاموں میں تم پر سبقت حاصل کرلیں۔ حق تو یہی ہے کہ تم نیک کاموں میں ان پر سبقت حاصل کرو۔ خدا کی قسم ! کوئی بھی چیز خبا سے زیادہ محبوب و پسندیدہ نہیں ہے۔ سوال کیا گیا خباء کیا ہے تو آپ نے فرمایا: تقیہ۔

اور بعض روایتوں کے مطابق آپ نے فرمایا: ان ذلک احب العبادات واحسنھا۔ (حر عاملی، ۱۹۹۱، ۱۱)

البتہ امام خمینی کی تعبیر کے مطابق اس تقیہ سے مراد مسلمانوں کے اتحاد اور اسلام کے بقا کے لئے اہلسنت کے ساتھ رواداری ہے جب کہ ان کی طرف سے کسی طرح کا خطرہ اور خوف بھی نہیں ہے۔ امام خمینی اپنی کتاب رسالہ ای در تقیہ میں تحریر کرتے ہیں:

تقیہ دو طرح کا ہوتا ہے: ایک اضطرار کی حالت میں تقیہ یعنی جان ومال وآبرو کی خوف کی وجہ سے تقیہ اور دوسرا رواداری میں تقیہ یعنی مسلمانوں میں وحدت قائم کرنے کے لئے اہلسنت حضرات

سے محبت و دوستی رکھنا۔ امام خمینی کی نظر میں رواداری میں تقیہ اسلامی معاشرہ کی مصلحت کی وجہ سے ہے تاکہ دشمنوں کے مقابلہ میں وہ ایک ساتھ رہ سکیں اور کفار و مشرکین کے زیر اثر نہ رہیں۔

امام خمینی امت اسلامی کی مصلحت کی خاطر، اہلسنت کی جماعت میں شامل ہونے کو نہ صرف جائز بلکہ ضروری سمجھتے ہیں اور اس سلسلہ میں کئے گئے استفتاکے جواب میں فرماتے ہیں کہ اہلسنت کی نماز جماعت میں شرکت جائز ہے اور نماز صحیح ہے۔ (بی آزار شیرازی، ۱۴۰۴، ۲۳)

اس طرح کی وحدت میں سیاسی رنگ غالب رہتا ہے اور اس کو امت اسلامی کی سیاسی وحدت کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اسلام میں وحدت کی ایک دوسری خصوصیت اسلام و شرع مقدس کے مصالح ہیں یعنی اسلام، اسلامی قوانین و احکام اسلامی وطن اور ہر وہ چیز جس کا تعلق اسلام سے ہے، اس کی حفاظت ہونی چاہئے اور اس کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کے درمیان اتحاد بہت اہم ہے۔ اصل مقصد اسلام کی حفاظت ہے اور اتحاد اس کا ایک ذریعہ ہے۔ امام خمینی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

ہم اسلام اور اسلامی ممالک کے دفاع کے لئے ہر حال میں تیار ہیں ۔ ہمارا منصوبہ اسلام کا منصوبہ ہے۔ مسلمانوں کا وحدت کلمہ ہے۔ اسلامی ممالک کا اتحاد ہے ۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں سے برادری اور اخوت ہے۔ (امام خمینی، ۱۳۷۸، ج۱، ۳۳۶)

امام خمینی کی نظر میں سارے مسلمان چاہے وہ کسی بھی قومیت کے ہوں اور کسی بھی زبان میں بات کرتے ہوں، عزیز و محترم ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کو قبول کیا ہے اور توحید کو اپنا شعار بنایا ہے۔ لہٰذا اسلام اور اسلامی ممالک کی عزت و شرف کی حفاظت کے لئے ان کو محترم سمجھنا چاہئے۔

اسلامی سیادت اور مسلمانوں کی عزت کے لئے بھی وحدت بہت ضروری ہے کیونکہ اختلاف اور جدائی، ذلت و کمزوری کا سبب ہے۔ امام خمینی کی نظر میں مسلمانوں کی تمام تر پریشانیوں کی وجہ ان کے آپسی اختلافات ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

مسلمانوں کی ساری پریشانیاں اسی اختلاف کی وجہ سے ہیں۔ مسلمان قوموں اجماع کریں اور اپنی حکومتوں تفرقہ اور اختلاف کو ختم کرنے کے لئے مجبور کریں۔ (امام خمینی، ۱۳۸۷، ج ۴، ۴۴۵)

اسلامی اخوت و برادری وحدت کا اصلی چہرہ اور اسلام کی بقا اور استمرار اسی میں مضمر ہے۔ اس طرح کی وحدت سے مسلمانوں کی تمام تر مشکلات حل ہو جائیں گی۔ در حقیقت وحدت، مسلمانوں کی ہر درد کی دوا ہے۔ امام خمینی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

مجھے امید ہے کہ اسلامی حکومتوں کے درمیان ایک طرح کی اسلامی اخوت پیدا ہو جائے، بالکل اسی طرح جس طرح قرآن نے حکم دیا ہے۔ اگر اسلامی حکومتوں کے درمیان یہ اسلامی اخوت پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ (امام خمینی، ۱۳۸۷، ج ۸، ۸۸)

دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ مصالح اسلام وحدت کا ایک محور ہے جس کی بدولت اسلامی عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے اور اسے دوام حاصل ہوتا ہے ۔ نماز جمعہ و جماعت، حج کے دوران مشرکین سے برائت، ہفتہ وحدت اور یوم قدس وغیرہ اسلام کے مصالح کے لئے ہیں۔

۳. توحید کلمہ اور واحد عقیدہ: وحدت کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے عقیدہ میں وحدانیت یا توحید کلمہ کی بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ اسی وحدت کی بنیاد پر ہم مدینہ فاضلہ اور مطلوبہ حکومت کی تشکیل کر سکتے ہیں۔ صدر اسلام میں ایک مدینہ فاضلہ کا قیام ہوا اور اس کے بعد مسلمانوں نے اس دور کے ایک بڑے حصہ کو اپنے زیر اثر کیا۔ یہ سب اسی وحدت کلمہ کی بدولت ہے۔ یہ وحدت مشترکہ جہان بینی کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ دینی اور اعتقادی نقطہ نظر سے نظرات میں افتراق واختلاف قابل مذمت امر ہے جب کہ وحدت کلمہ اور وحدت اعتقاد ایک پسندیدہ موضوع ہے۔ امام خمینی افتراق کلمہ اور اختلاف کو گناہان کبیرہ میں شمار کرتے ہیں اور مسلمانوں کو دوستی، اتحاد اور اخوت کا حکم دیتے ہیں۔

۴. نیت پر یقین: اسلام کے نقطہ نظر سے عقیدہ ہی عمل کا مقدمہ ہے اور عقیدہ کے بنا عمل کا کوئی معنا و مفہوم نہیں ہے۔ انسان کی ہر چیز اس کی نیت اور مقصد سے شروع ہوتی ہے۔ انما الاعمال بالنیات، اور نیت

کے بعد عمل میں معنی و مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ انسان کی نیت اس کی جہان بینی اور شناخت پر منحصر ہے۔ ہم وحدت کلمہ یا وحدت عقیدہ سے شروع کرتے ہیں اور وحدت عمل تک پہنچتے ہیں۔

امام خمینی کی نظر میں وحدت عمل کی بنیاد اور اساس، وحدت اسلام ہے لہٰذا عقیدہ و عمل کے ہماہنگ ہونے سے ہی وحدت میں معنی و مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہم عقیدہ میں متحد ہیں تو پھر عمل اور سماجی و سیاسی کردار میں ہمارے درمیان اتحاد کیوں نہیں پایا جاتا۔ امام خمینی کے قول مطابق:

اسلام میں قوم، گروہ، زبان اور اس طرح کی دوسری چیزوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اسلام سب کے لئے ہے اور سب کے فائدہ کے لئے ہے۔ قرآن و اسلام کے حکم سے ہم آپ کے بھائی ہیں۔ ہم ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ کوئی دشمنی ہمارے درمیان نہیں ہے۔ سب بھائی بھائی، سبھی مسلمان، سبھی اہل قرآن سب تابع رسول اکرم (ص) ہیں۔ (امام خمینی، ۱۳۷۸، ج۹، ۳۵۹)

۵. جماعت پر یقین: مشہور مقولہ ہے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔ اس مضمون کی کئی حدیثیں منقول ہیں۔ حضرت علی (ع) ارشاد فرماتے ہیں: فان یداللہ مع الجماعة و ایاکم و الفرقة (مجلسی، ج ۳۳، ص ۲۸۹) ترجمہ: اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

اسی طرح ارشاد ہوتا ہے: فان یداللہ علی الجماعة وایاکم والفرقة۔ (ابن ابی الحدید، ۱۴۰۴، ج ۸، ۱۱۲) ان احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب انسانوں کے مختلف گروہ ایک ہو جاتے ہیں اور ایک جماعت بناتے ہیں اور کسی واحد مقصد کی طرف گامزن ہوتے ہیں تو سنت الٰہی یہی ہے کہ ان کو جلد ہی کامیابی ملے گی۔ یہ الٰہی قانون ہے کہ کامیابی ہمیشہ جماعت کی ہوتی ہے اور تفرقہ اور اختلاف کی صورت میں شکست کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اسی طرح رسول خدا (ص) کا ارشاد گرامی ہے کہ: الجماعة رحمة و الفرقة عذا۔ (نہج الفصاحة، ۱۳۷۷، ۴۳۳؛ فرید تنکابنی، ۱۳۷۶، ۱۷۴) ترجمہ: اتحاد و وحدت رحمت ہے اور تفرقہ اور جدائی عذاب ہے۔

امام خمینی نے بھی اپنی تقریروں اور تحریروں میں جماعت کی اہمیت پر زور دیا ہے اور تفرقہ و اختلاف کے نقصانات کو واضح کیا ہے۔

۶. وحدت ایک شرعی فریضہ: امام خمینی کی نظر میں وحدت ایک شرعی فریضہ ہے اور خاص کر جب اسلام کے مصالح خطرے میں ہوں تو یہ امر وجوب کے مرحلہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور خاص شرائط اور ماحول میں وحدت کی رعایت نہ کرنا خود کشی کے برابر ہے۔امام خمینی اس سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

آج کے دور میں ہمارا فرض ہے کہ ہم جس پیشہ سے بھی منسلک ہیں، اختلاف و تفرقہ سے پرہیز کریں اور وحدت اسلامی کا خاص خیال رکھیں ۔آج کے حساس دور میں جب کہ ہمارا ملک اور اسلام خطرے میں ہے، ہمارا یہ فریضہ ہے کہ ہم اتحاد کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اختلاف و تفرقہ سے خود کشی کرنے کے برابر ہے۔(امام خمینی،۱۳۷۸، ج ۴، ۳۱۱)

دوسری جگہ آپ واعتصموا بحبل اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وحدت واتحاد کو حکم الٰہی بتاتے ہیں اور اس کی خلاف ورزی کو جرم وگناہ قرار دیتے ہیں۔

آپ جدائی اور اختلاف کو اسلام سے خیانت مانتے ہیں کیونکہ اس ے اسلام و مسلمین کی شکست ہوتی ہے۔

۷. اسلامی بھائی چارہ: قرآنی نقطہ نظر سے مؤمنین کے درمیان ایک ایسا تعلق پیدا ہوتا ہے جسے اخوت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ارشاد ہوتا ہے: انّما المُؤمِنُون اخوۃ۔ (حجرات: ۱۰) یعنی مؤمنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے اسی اخوت و بھائی چارے کی بنیاد پر مکہ سے مدینہ جاتے وقت مہاجرین سے فرمایا: ان اللہ عز وجل قد جعل لکم اخوانا و دارا تامنون بھا۔(ابن ہشام، ج ۲، ۱۰۹) ترجمہ: بے شک اللہ تعالی نے تمہارے لئے بھائی اور گھر مقرر کیا ہے۔ رسول خدا ﷺ نے مدینہ میں انصار ومہاجرین کے درمیان عقد اخوت برقرار کیا۔ سیرہ ابن ہشام میں موجود ہے: تاخوا فی اللہ اخوین اخوین۔(ابن ہشام، ج ۲، ۱۴۶) یعنی تم لوگ اللہ کے لئے دو دو ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ۔ اور آپ نے خود حضرت علی (ع) کے ساتھ عقد

اخوت برقرار کیا۔ حمزہ اور زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور معاذ بن جبل وغیرہ کے درمیان عقد اخوت برقرار ہوا۔اس طرح کی اخوت کو اخوت ایمانی یا اخوت اسلامی کہتے ہیں۔

امام خمینی آیہ اخوت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاکید کرتے ہیں کہ اسلامی اخوت کے ذریعہ ہم دشمنوں کی سازشوں سے بچ سکتے ہیں اور انقلاب اسلامی کی حفاظت اور تسلسل کا بھی راستہ یہی ہے اور یہ ایک شرعی و دینی ذمہ داری ہے۔ (امام خمینی، ۱۳۷۸، ج۱۷، ۴۳۵)

۸. کامیابی پر یقین: وحدت، رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے اور اگر ہمیں اس بات کا یقین ہوگا کہ وحدت کے سہارے ہم دونوں دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں تو اور مضبوط ارادے کے ساتھ وحدت کی طرف گامزن ہوں گے۔امام خمینی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور ہم کو اور آپ کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ رحمت کا یہ دروازہ بند نہ ہونے پائے۔اور اس کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ رہیں ید اللہ مع الجماعۃ۔اللہ تعالی کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔ (امام خمینی، ۱۳۷۸، ج۸، ۷۷)

اگر ہم کامیابی ورحمت چاہتے ہیں تو اتحاد کا خاص دھیان دینا ہوگا۔ جس طرح وحدت سے معاشرہ میں رحمت و سکون و کامیابی حاصل ہوتی ہے اسی طرح تفرقہ واختلاف سے معاشرہ میں فساد پیدا ہوتا ہے۔

۹. سیاسی نظام اور حکومت: سیاسی نظام اور حکومت معاشرہ میں وحدت و ہمبستگی کا محور ہے ۔ حکومت کا ایک اہم مقصد، معاشرہ کو اختلاف و تفرقہ سے بچانا اور ایک واحد مقصد کی طرف لوگوں کو گامزن کرنا ہے۔امام خمینی کی نظر میں حکومت کی تشکیل ایسا اہم موضوع ہے جس کے لئے آپ نے نظری اور عملی طور کوشش کی اور آخرکار اسلامی انقلاب ایران کو کامیابی سے ہم کنار کرایا البتہ امام خمینی کی نظر میں تشکیل حکومت ایک ذریعہ تھا، ہدف نہیں تھا یعنی حکومت اسی وقت تک مطلوب و مستحسن ہے جب تک اپنے الٰہی مقاصد کو پورا کرے۔ تشکیل حکومت کے بعض الاہی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں: معاشرہ میں قسط وعدل کا قیام، اسلامی قوانین کا نفاذ، اسلامی امت اور معاشرہ میں وحدت کا قیام وغیرہ۔امام خمینی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

۱۰. امت اسلامیہ کی وحدت اور اسلامی سرزمین کو سامراجی طاقتوں سے نجات دلانے کے لئے حکومت کی تشکیل کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ (امام خمینی، ۴۲)

امام خمینی نے اس موضوع کو شرع مبین سے اخذ کیا تھا جیسا کہ ائمہ اطہار (ع) کے ارشادات میں بھی اس موضوع پر تاکید کی گئی ہے۔ جناب فاطمہ زہرا (س) اپنے خطبہ میں ارشاد فرماتی ہیں: وطاعتنا نظاماللملة و امامتنالماللفرقة (اربلی، ج ا، ص ۴۸۳) ترجمہ: ہماری جیت، امور دین کو منظّم کرے گی اور ہماری امامت نظام کی حفاظت اور مسلمانوں میں اتحاد کے لئے ضروری ہے۔

امام خمینی کی نظر میں اسلامی انقلاب ایران کی کامیابی اسی اتحاد کا نتیجہ تھی۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے ملازم ہیں۔ حکومت عدل الٰہی، حبل اللہ سے متمسک ہونے کے نتیجہ میں اور اسی کے استمرار وجود میں آتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں حفظ نظام کے لئے وحدت اور وحدت کے حصول کے لئے حکومت لازم و ضروری ہے۔

۴. وحدت کے مختلف درجے: اسلامی نقطہ نظر سے وحدت کو چار درجات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

الف: عالمی سطح پر وحدت یا وحدت بشر: قرآن و سنت قرآنی کے مطابق سارے انسان ایک دوسرے کے برابر ہیں اور ان میں کسی طرح کی ذاتی تفوق یا برتری نہیں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں اور حق و حقیقت کے معیاروں پر کالے، گورے اور عرب و عجم سب برابر ہیں اور اگر ان کی خلقت میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ اختلاف ان کی شناخت کے لئے ہے۔

دوسرے لفظوں میں پوری دنیا میں انسانوں کی وحدت ایک طبعی و فطری وحدت ہے۔ قرآن اس مسئلہ میں تاکید کرتا ہے کہ بشر کی اصلیت ایک ہے اور قومی و جسمانی اختلافات ان کی شناخت کے لئے ہے:

(سورہ حجرات، ۱۳)

اس آیت میں تین باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ تینون باتیں نوع انسانی کی وحدت کی طرف اشارہ کرتی ہیں:

ایک: سارے انسانوں کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا گیا ہے۔ دو: انسانوں کو شعوب (قومیں) اور قبایل میں تقسیم کیا گیا ہے صرف اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں اور ایک دوسرے سے رابطہ برقرار کر سکیں۔ تین: اللہ تعالی کے نزدیک برتری کا معیار رف اور صرف تقوی ہے اور یہ اکتسابی ہے اور انسان کی کوشش و محنت پر منحصر ہے۔ تقوی کی وجہ تفرقہ، اختلاف، تبعیض اور ناانصافی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

امام خمینی عالمی وحدت سے کم درجہ کی وحدت یعنی وحدت مستضعفین کی بھی بات کرتے ہیں البتہ آپ کی نظر میں اس طرح کی وحدت میں سیاسی پہلو زیادہ ہوتا ہے اور ظالم و جابر طاقتوں سے مقابلہ کے لئے اس کی ضرورت ہے۔:

اگر ظلم و ستم سے نجات پانا ہے تو سارے مستضعفین متحد ہو کر ان کی طاقت پر روک لگائیں اپنی حکومتوں میں.... اگر مستضعفین عالم کو ایک شرافت مندانہ زندگی کی خواہش ہے تو انہیں ایک ساتھ متحد ہونا ہوگا۔ (امام خمینی، ۱۳۷۸، ج۱۵، ۵۲۰-۵۲۱)

ب: وحدت اہل کتاب: اس طرح کے اتحاد میں ادیان توحیدی کے ماننے والے ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہوتے ہیں اور ایک مقصد کی طرف گامزن ہوتے ہیں:

(سورہ آل عمران، ۸۵)

اس آیت میں بھی تاکید کی جارہی ہے کہ توحید اور شرک سے دوری کی بنیاد پر ایک دوسرے سے متحد ہوں۔ یہ ایک طرح حبل اللہ سے تمسک ہے اور توحید کے اتباع سے وحدت پیدا ہوگی۔ (امام خمینی، ۱۳۷۸، ج۱۱، ۳۸۱)

ج: وحدت اسلامی: اس طرح کی وحدت توحید اور دوسرے اسلامی اصولوں کی پابندی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ امام خمینی نے اس طرح کی وحدت پر زیادہ تاکید کی ہے۔ قرآن اس وحدت کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے: (انبیاء، ۹۲)

وحدت اسلامی کو اخوت اسلامی سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ امام خمینی اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

ایک راہ چارہ جس سے تمام پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں وہ وحدت اسلامی ہے۔جس نہ صرف مسلمان بلکہ تمام مستضعفان عالم بہرہ مند ہو سکتے ہیں۔اس طرح کی وحدت پر اسلام و قرآن کریم نے تاکید کی ہے ..۔(امام خمینی،۱۳۷۸،ج۱۸، ۴۰۴)

د: ملکی پیمانہ پر وحدت:اس طرح کی وحدت کچھ خاص مشترکات جیسے کہ تہذیب، زبان، قومیت، تاریخ یا کلی طور پر قومیت پر استوار ہے۔امام خمینی کی نظر میں اس طرح کی وحدت، اسلامیہ جمہوریہ ایران کے نظام کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔

وحدت کے ان چاروں درجوں میں سے امام خمینی نے وحدت اسلامی پر زیادہ تاکید ہے جو کہ اسلامی مقاصد کے حصول کے لئے ہے۔اسلامی وحدت کا مطلب یہ ہے کہ مشترکہ اسلامی مسائل میں تمام مسلمان ایک واحد رد عمل کا اظہار کریں۔